السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ثعلبہ بن حاطب کے واقعہ کی تخریج

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حدیث مسئوعنہ کی تخریج حافظ ابن کثیر (حافظ ابن کثیر نے اس حدیث کی تخریج آیت کریمہ : ومنهم عاهد الله لئن آتنا من فضله لنصدقن ولنكونن من الصالحين -(التوبة75) کے تحت کیا ہے.) نے کردی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں : ''وقد ورد فيه حديث، رواه ابن جرير هاهنا وابن ابی حاتم (فی تفسيرهما) من حديث معان بن رفاعة عن على بن يزيد عن القاسم بن عبدالرحمن عن ابی امامة،، الخ اور سند کا اتنا حصہ ذکر کے حدیث پر کلام بھی کردیا ہے۔

اس حدیث کو ابن جریر اور ابن ابی حاتم کے علاوہ مندرجہ ذیل مفسرین و محدثین نے بھی روایت کیا ہے:

(ابن المنذر، ابو الشيخ العسكري فى الامثال، الطبرانی فی الكبير، ابن مندة، الباوردي، ابونعيم الاصبهانی، ابن مردويه، البيهقی، ابن عساكر (الواحدي في اسباب النزول ص : 145

یہ حدیث مختصراً حضرت ابن عباس سے بھی مروی ہے : ''رواه ابن جرير وابن ابی حاتم وابن مردويه والبيهقی فی الدلائل،، (تفسیر القدیر للشوکانی 3/385/386).د

ابوامامہ الباہلی کی یہ مسئول عنہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔ اس کا دارومدار معان بن رفاعہ السلمی عن علی بن یزید الالہانی الخ پر ہے۔

.،،اور معان بن رفاعہ لین الحدیث اور علی بن یزید الالہانی ضعیف و متروک ہیں۔ حافظ الہیثمی مجمع الزوائد 7 32 میں اس حدیث کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں : ''رواه الطبرانی، وفيه على ابن يزيد الالهانی وهو متروك

لیکن اس روایت کے معاملہ میں تشدد کرنا میرے خیال میں زیادتی ہوگی۔

علی بن یزید کو اگرچہ جمہور ائمہ جرح و تعدیل نے ضعیف یا منکر الحدیث یا متروک کہا ہے۔ لیکن حافظ ذہبی نے ان کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے : ''وهو فی نفسه صالح،، (میزان الاعتدال (5566)3 161)، بعض لوگوں نے ان کو عمل حدیث (وضع حدیث) کے ساتھ اشارۃ متہم کیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں اس روایت کے بارے میں ان کے متعلق یہ شبہ کرنا غلو اور افراط اور بے جا تشدد ہوگا۔ اس کا تعلق کسی حکم شرعی کے اثبات اور حلال و حرام سے نہیں ہے۔ اس میں صرف سبب نزول کا بیان ہے۔ جس سے شخص مبہم کی تعیین اور آیت منزل فیہ کا بیان ہوجاتا ہے اور بس۔ یہ روایت کسی قرانی آیت یا صحیح حدیث یا اصل شرعی یا مجمع علیہ قاعدہ یا بداہتہ عقل کے خلاف نہیں ہے۔ و نیز اس پر آیت کے مفہوم کا سمجھنا موقوف نہیں ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کو ''ومنهم من عاهد الله،، الخ کے رجل مبہم کی تعیین میں ذکر نہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو حافظ ابن کثیر اور شوکانی نے بغیر سخت ریمارک کے ذکر کیا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو ان دونوں نے سند کا مذکورہ ٹکڑا ذکر کرکر کے حدیث کی طرف اشارہ کردیا ہے۔ ان کے نزدیک علی ابن یزید الالہانی کا معاملہ ایسا کھلا ہوا کہ حدیث کے ضعیف کے لیے محض ان کا نام ذکر کردینا کافی تھا۔

(عبید اللہ رحمانی 29 4 1964ء (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا محمد امین اثری ص : 70 71

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 117

محدث فتویٰ